3320 ـ کیا مسلمان شخص کتابی بیوی کو اپنے گھر میں عبادت کی اجازت دے سکتا ہے ؟

سوال

کیا کتابی عورت کے مسلمان خاوند کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی کتابی بیوی کو اپنے گھر میں عبادت اور دینی تہوار منانے کی اجازت دے دے ؟ اور کیا اس میں اس کی اولاد شریک ہو سکتی ہے ؟
اگر جواب نفی میں ہو تو کیا اسے منع کرنے سے اس کے جذبات مجروح نہیں ہونگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کتابی عورت کے مسلمان خاوند کے لیے بیوی کو اپنے گھر میں دینی تہوار منانے کی اجازت دینی جائز نہیں، کیونکہ مرد کو عورت پر حکمرانی حاصل ہے، اس لیے عورت کو حق نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے گھر میں اپنا ایسا تہوار منائے جس کے نتیجہ میں خرابی پیدا ہو اور حرام کام کیے جائیں، اور خاوند کے مسکن میں کفریہ شعار کا اظہار ہو.

خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو بدعتی تہواروں میں شریك نہ ہونے دے، کیونکہ اولاد اپنے باپ کے تابع ہے، اس بنا پر اسے ان حرام تہواروں سے دور رکھنا چاہیے، بلکہ وہ اپنی اولاد کی راہنمائی کرتے ہوئے فائدہ مند اشیاء اور امور کی طرف متوجہ کرے، اگرچہ ایسا کرنے سے اس کے بیوی کے تعلقات پر اثر بھی ہو تو بھی اسے اولاد کو ان تہواروں میں شریك نہیں ہونے دینا چاہیے اور نہ ہی بیوی کو اپنے گھر میں ایسے تہوار منانے کی اجازت دینی چاہیے، اس لیے کہ دینی مصلحت اور دین کی حفاظت جو کہ سب سے اہم شرعی مقاصد میں شامل ہوتا ہے سب چیز پر مقدم ہے.

امام احمد رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارہ میں سوال کیا گیا جس کی بیوی عیسائی تھی کیا وہ اسے عیسائی تہوار منانے کے لیے چرچ جانے کی اجازت دے سکتا ہے یا نہیں ؟ تو امام احمد رحمہ اللہ نے جواب نفی میں دیتے ہوئے کہا کہ اسے اجازت نہیں دینی چاہیے.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگرچہ بیوی ذمی بھی تو بھی مسلمان خاوند کو چرچ جانے سے روکنے کا حق حاصل ہے، کیونکہ یہ اطاعت کا کام

نہیں.

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ (1 / 21).

اس لیے جب ان علماء کرام نے کتابی بیوی کو چرچ جانے سے منع کر دیا ہے تو پھر اسے گھر میں کرسمس وغیرہ کے تہوار منانے کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے کہ وہ ایک مسلمان کے گھر میں کفریہ تہوار مناتی پھرے ؟

ان تہواروں کے متعدی نقصانات بہت زیادہ ہیں جو صرف چرچ جانے سے پیدا ہوتے ہیں وہ کسی پر مخفی نہیں.

واللہ اعلم .